’’ہزار سال پہلے‘‘

تاریخ نے اپنے سینے میں کئی ایسے اہل علم کے نام محفوظ کیے ہیں جنھوں نے تحریر وتصنیف اور تقریر وتدریس میں کمال حاصل کر کے اپنی مہارت کا سکہ منوایا۔ اس فہرست کو اگر بہت مختصر کیا جائے تو بھی ’’ازہر الہند‘‘ دار العلوم دیوبند کے فیض یافتہ مولانا سید مناظر احسن گیلانی کا نام سرفہرست ہوگا۔

مولانا نے اپنی تحقیقی وتصنیفی زندگی کا آغاز دار العلوم دیوبند کے زمانہ قیام ہی میں کر لیا تھا، لیکن اس پر بہار حیدر آباد دکن میں آئی جہاں آپ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ تعلیمات سے وابستہ ہوئے۔ آپ کے قلم سے سینکڑوں مضامین اور مقالات نکلے جن پر صدق، برہان، ترجمان القرآن، القاسم اور معارف کے صفحات گواہ ہیں۔ مولانا کی مشہور تصانیف میں ’النبی الخاتم‘، ’تدوین قرآن‘، ’تدوین فقہ‘، ’تدوین حدیث‘، ’مسئلہ سود‘، ’نظام تعلیم وتربیت‘ اور ’احاطہ دار العلوم میں بیتے ہوئے دن‘ قابل ذکر ہیں۔ آپ کی کتب کی خاصیت یہ ہے کہ کتاب شروع کرنے کے بعد قاری اس کے سحر میں ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ کتاب ختم کیے بغیر اسے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

اس وقت ہمارے سامنے مولانا کی کتاب ’’ہزار سال پہلے‘‘ ہے جو عالمی تہذیب وتمدن کے دل چسپ اور انوکھے پہلوؤں پر مولانا کے رشحات قلم سے مزین ہے۔ مولانا نے مختلف سیاحوں کی کتابوں کی سیاحت کے دوران میں جن عجیب وغریب اور متنوع معلومات کو سبق آموز محسوس کیا، انھیں اپنے تاثرات کے اضافے کے ساتھ قارئین کی نذر کر دیا ہے۔ کتاب کے صفحات میں برصغیر پاک وہند، چین، طرابلس اور دیگر اسلامی ممالک کی تہذیب وتمدن اور ثقافت ومعاشرت کی تصویر کے ساتھ ساتھ مسلمان سیاحوں کی بے تعصبی اور معروضیت بھی نمایاں ہے۔ کتاب کی اصل قدر وقیمت تو مطالعے ہی سے معلوم کی جا سکتی ہے، تاہم کتاب کے چند عنوانات کا ذکر دل چسپی سے خالی نہیں ہوگا:

کتے کے برابر چیونٹیاں، بدھ مت کا قبول اسلام، فصل خصومات کا حیرت انگیز طریقہ، (ہندوؤں کے) گوشت سے احتراز کا سبب، قرآن میں آم کا ذکر، جوئے کا رواج اور حیرت انگیز واقعات، بنی آدم کے لباس کا سفر پتے سے سونے چاندی تک، راجہ کا خط اور مسلمانوں کی تباہی کے اسباب۔